

Registered L.No.89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۷ جون ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

سکرٹری آف سٹیٹ نے مدراس ریلوے کمپنی کے ڈائرکٹران کو اطلاع دی ہے کہ سرکار اپنا حق جتا رہی ہے۔ کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء سے مدراس ریلوے خرید لے + **وسط چین** میں سب سے پہلا مسیحی ۱۴ مارچ ۱۹۰۲ء میں مصطبغ ہوا تھا اس کے بعد ۱۰ جون میں چھ اور اشخاص مشرف بہ مسیحیت ہوئے تھے۔ مگر اب صرف ایل ایم ایس کے متعلق ۳ ہزار مسیحی موجود ہیں۔ **جاپان میں مسیحیت** کا از سر نو اتحاد ہونے والا ہے۔ امید قوی ہے کہ بہت جلد ایک جاپانی مسیحی کلیسیا قائم ہو جائیگی جسمیں تمام پرسبیٹرین شرکا اور کانگری گیشنل کلیسیا کے شرکا شامل ہونگے انکی کل تعداد ۲۲ ہزار تک کی ہوگی + **سنہ ۱۹۰۶ء** کی ابتدا میں کوریا کے اندر بہت سی مشنوں کے درمیان بڑا عجیب و غریب روحانی ریوائیول پیدا ہوگیا تھا۔ اسی قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب مذہبی تحریک سن رواں کی ابتدا میں کوریائی مسیحیوں کے درمیان پیدا ہوگئی ہے۔ **کرائیسٹ چرچ** لندن کے سابق پاسٹر پادری ایف بی میئرس نے جنگل نری چرچ کے لئے بطور مشنری کے کام کرنا قبول کر لیا ہے۔

موریوئین کلیسیا کا ۱۷۵ واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا جب سے پہلی موریوئین کلیسیا ۱۴۵۷ء میں قایم ہوئی تھی جان ہتس کے شاگردوں کے ذریعہ۔ جان ہس ۱۴۱۵ء میں شہید ہوگیا تھا۔ **بواسٹیرٹ** کلکتہ میں دیسی عیسائیوں کے جھونپڑے جل گئے ہیں گھر جل گئے ہیں جس سے انکو سخت تکلیف ہے + **مصیبت زدگان** زلزلہ جمیکا کے لئے ہندوستان میں ۸۸۹۵ روپیہ چندہ ہوا جو ولایت بھیجا گیا ہے۔ **طاعون** کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے پرانی ریلیں اور پرانے ٹین لوگوں کو عاریتاً دیئے ہیں کہ شہر کے باہر مکانات بنا لیں۔ **سکرٹری** محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت اچھا کیا کہ قانون جلا وطنی پر عمل کیا اور لالہ لاجپت رائے کو سزا دی۔ **مقام** ٹیکس میں ایک قانون نافذ ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص مہینے میں ۲۶ روز سے زیادہ کام کرتے ہوئے پایا جائے تو اس پر جرمانہ کیا جائے + **الہ آباد** کی انجمن رفاہ اسلام نے بصدارت مولانا ولایت حسین صاحب مسلمانان کو ہدایت دی ہے کہ سودیشی و بائیکاٹ کی کارروائی میں شریک ہونے سے پرہیز کریں۔ **سیلون** واقعہ ممالک متوسط میں چند آدمی تیراکی میں مقابلہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی تھک کر ڈوب گیا۔ دو آدمی اُسے بچانے گئے۔ وہ بھی اس مشکل میں پھنس گئے۔ اتنے میں ڈپٹی کمشنر صاحب کپڑوں سمیت جا کودے اور تینوں کو زندہ نکال لائے۔ **امریکہ کے پریزیڈنٹ** روزویلٹ نے اپنی زندگی کے کاروبار کے لئے چار اصول قائم کئے ہوئے ہیں۔ (۱) جو کام خدا نے سپرد کیا ہے صدق دل سے اسکی قابلیت پیدا کرو اور انجام دہی میں کوتاہی نہ کرو۔ (۲) ہر کام میں تفریح محسوس کرو تا کہ جی نہ اکتائے (۳) بڑھتے چلے جاؤ۔ کچھ نہ کچھ کئے جاؤ۔ بیکار مت ہو۔ ذمہ داری کے لئے تیار رہو۔ (۴) اپنی غلطیوں سے سبق سیکھو۔ **مسٹر یوسف علی** پنجاب کے ایک گریجوایٹ ہیں۔ انکو سی آئی ایس کا خطاب ملا ہوا ہے۔ اب آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے فائننس ڈیپارٹمنٹ میں انڈر سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ **ناروے میں** دستور ہے کہ دلہن کو اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا پڑتا ہے کہ آیا وہ کھانا پکانے جانتی ہے یا نہیں۔ **سوامی** ابھیدانند نے جو سوامی ویویکانند کے جانشین ہیں الہ آباد کے میو ہال میں ایک لیکچر دیا جس کے دیباچہ میں انہوں نے بائیبل میں سے بہت اقتباس کئے اس کا تمام لیکچر مسیحی تھا مگر ہندو لباس میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی تعلیمات ایک عالمگیر مذہبی اور اخلاقی سبق

ایڈیٹوریل نوٹس

جنرل بوتھ جاپان میں جس سرگرمی اور شوق سے آج کلمتی فوج ہندوستان اور دیگر ممالک میں کام کر رہی ہے وہ اور خصوصًا اُن کے جنرل بوتھ ایک یگانہ روزگار ہیں۔ جو بڑی سرگرمی سے دنیا کے ہر ملک و دیار میں دورہ کر کے کام کر رہے ہیں اب آپ جاپان پہنچ گئے ہیں۔ وہاں آپکا بڑی گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ استقبال ہوا۔ میکاڈو کے حکم سے ہر طرح کی عزت افزائی ہوئی۔ اور میکاڈو نے آپ کو شرف باریابی بھی عطا فرمائی اور ایک عرصہ تک تخلیہ میں انسے گفتگو کرتے رہے۔ جنرل بوتھ نے جاپانی عیسائیوں کے ساتھ ایک زنانہ سکول عیسائی تعلیم کے لئے کھولنے کی تجویز پر گفتگو کی ہے۔ ایک انگلش لیڈی نے تین لاکھ روپیہ جنرل بوتھ کو دیا ہے کہ وہ اس رقم سے جاپان میں زنانہ سکول قایم کریں۔ مرحبا ہے جنرل بوتھ کے کام کو اور اُس کے معاونین کو۔ اور دعا ہے کہ خدا میکاڈو کے دلکو اپنے کلام کی اشاعت اور اپنے بزرگی اور جلال کے لئے اور زیادہ اکساوے اور ابھارے ؀

ڈاکٹر جے گھوس

ڈاکٹر جے گھوس۔ بڑی خوشی کی خبر ہے کہ ہائی سکول احمد آباد کے ڈاکٹر جے جے گھوس صاحب ایم۔ اے کو ایڈنبرا یونیورسٹی کی جانب سے ڈاکٹر آف ٹیچنگ کا خطاب ملا ہے۔ یہہ ہندوستان میں سب سے پہلا شخص ہے جس نے یہہ ڈگری حاصل کی ہے۔ ہم انکو اس اعزاز کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ اس کامیابی سے ہندوستانی مسیحیوں کی کامیابی یاد آتی ہے جو آجکل انگریزی اور امریکن یونیورسٹیوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس وقت برطانیہ اور امریکہ میں قریب ساٹھ ہندوستانی مسیحی زیر تعلیم ہیں۔ اور یہہ بھی کم موجب مسرت کا نہیں ہے کہ مسیحی عورتیں بھی مشرقی یونیورسٹیوں کے اندر تعلیم پا رہی ہیں حتی کہ مدراس یونیورسٹی میں ہر بار بہت سی گریجوایٹ مسیحی ہے۔ کاشکہ ہمارے متمول بھائی ایسی کوشش اور جدوجہد سے کام کریں اور اپنے بچوں کو اعلی تعلیم دلوانے میں انتہا درجہ کوشش کریں تاکہ وہ کسی امر میں دیگر اقوام سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ انکی دنیاوی اور ملکی بہبودی علوم کی ترقی کرنے اور صنعت و حرفت میں سبقت لیجانے میں ہے ؀

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا کام

یہہ سوسائٹی اعلی درجہ کی اور نہایت ہی ضروری حصہ مشنری کام کا ادا کر رہی ہے۔ اور سچ پوچھو تو شاید اس کے بغیر مشنری کام نہایت ہی دشوار اور ایک حد تک محال ہوتا ہے لیکن یہہ کوئی الہی انتظام ہی ہے کہ اس سوسائٹی کے ذریعہ سے از حد مفید اور ضروری کام ہو رہا ہے +

کہتے ہیں کہ جب سے یہہ سوسائٹی قایم ہوئی ہے اسوقت سے آجتک ۴۰۰ زبانوں اور بولیوں میں .... ۲ جلدیں پوری بائبل کی یا اُس کے کسی حصہ کی قریب ہر دیار میں پھیلا دی ہیں۔ یہہ سب جلدیں بذریعہ فروختگی مشتہر ہوئی ہیں۔ صرف ۱۹۰۷ء ہی میں تخمینًا ...... ۶ جلدیں فروخت ہوگئیں ہیں اور ۱۷ نئے تراجم کئے گئے۔

علاوہ اس کے اس سوسائٹی نے اندھوں کی تعلیم میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسی مطلب کے لئے "وہ عمدہ قدیم نقل" یوروپی ایشیائی زبانوں میں شایع کی گئی ہے۔ حال ہی میں بمبئی میں جو اندھوں کے لئے امریکن مرہٹی مشن سکول قایم ہے۔ اسمیں ایک پوری انگریزی بائبل اندھوں کے پڑھنے کے لئے آئی ہیں اور ۵۰ جلدیں مرقس کی انجیل کی بھی چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ آئرش پریسبیٹرین چرچ نے بھی بچاس کا بیان مرقس کی انجیل کی ابھرے ہوئے گجراتی زبان میں اس مدرسہ کو بھیجی ہیں ؀

ہند میں بیوہ عورتوں کی تعداد

ہند میں بیوہ عورتوں کی تعداد۔ از رسالہ مردم شماری حال ہند میں کل بیوہ عورتوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔ جس کے دیکھنے سے رونا آتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ؀

عمر	کل مذاہب	ہندو
ایکسال کی بیوہ	۱۰۶۴	۸۵۹
ایکسال سے ۲ سال	۱۲۱۷	۱۰۳۹
۲ " ۳	۲۲۷	۱۸۸۶
۳ " ۴	۴۵۱۳	۳۷۳۰
۴ " ۵	۱۰۴۲۲	۸۱۸۲
۵ سال	۱۹۴۸۷	۱۵۶۱۶
۵ سے ۱۰ سال	۹۵۷۹۸	۷۸۴۰۷
۱۰ " ۱۵	۹۷۵۸۶۲	۲۲۷۳۶۷
۱۵ " ۲۰	۵۲۲۸۶۷	۴۱۱۰۹۳۰
۲۰ " ۲۵	۹۳۸۷۸۵	۷۲۳۴۵
۲۵ " ۳۰	۱۳۳۲۶۰۸	۱۱۱۴۹۳۱
۳۰ " ۴۰	۴۳۳۵۸۵۲	۳۳۷۱۳۶۱
۴۰ " ۵۰	۶۱۳۴۵۳۳	۴۹۳۷۱۱۴
۵۰ " ۶۰	۵۹۳۴۸۹۹	۴۴۸۱۷۱۵
۶۰ " اوپر	۷۵۹۶۷۳۹	۴۹۶۴۳۱۷
نامعلوم	۵۳۷۹	۴۱۲۲
کل تعداد	۲۵۸۹۱۵۳۶	۱۹۷۳۸۴۶۸

اور کل تعداد جملہ مذاہب کی عورتوں کی ۱۴۴۹۵۶۳۲۴ ہے۔ اس حساب سے اس بدقسمت ملک میں فی ۵ عورتوں میں ایک بیوہ عورت ہے اگر صغر سنی کی شادیکا انسداد ہو تو یہہ تعداد ترقی نہ کرے ؀

(رتن گزٹ دہلی)

مراسلات

بہاول پور کی سیر

رسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے

آخر میں لڑکوں کو انعام تقسیم ہوئے۔ اور پھر پریزیڈنٹ جلسہ نے تقریر کی۔ جسمیں سکول کی تعریف اور مشن کے حسن انتظام کی تحسین کی۔ آپ کے بعد پادری سٹور صاحب نے لڑکوں کو حوصلہ دلانے والی پرتاثیر تقریر کی۔ اور اختتام پر ڈاکٹر کمر صاحب نے طلبا کے والدین کو نصیحت کی۔ کہ سکول کے وقت کے بعد لڑکوں کے چال چلن کے ذمہ وار ہیں۔ کہ انکو بُری صحبتوں سے بچاتے رہیں۔ پھر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور ۹ بجے رات کو جلسہ برخاست ہوا +

دو باتیں اس جلسہ میں عجیب دیکھنے میں آئیں۔ کہ اول تو یہ کہ اس اسلامی ریاست میں انگریزیت نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ تھان تھان کی شلواروں کے عوض پتلونیں اور دیسی انگرکھوں کے عوض چھوٹے انگریزی وضع کے فراک کوٹ اور بجائے بڑے بڑے لمبے بالوں کے انگریزی خشخاشی سر۔ بجائے پگڑیوں کے ترکی ٹوپی۔ اور دیسی بدنما جوتوں کے عوض انگریزی بوٹ۔ معلوم ہوا کہ اسلامی ریاست میں انگریزیت گھر کر گئی ہے۔ دوسری عجیب بات یہ تھی۔ کہ باوجودیکہ اسلامی ریاست ہے حکومت و دولت مسلمانوں کے اختیار میں ہے۔ مگر ترقی ہر بات میں ہندو ہی کر رہے ہیں۔ علم کی دولت سے مسلمانوں سے زیادہ وہی بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ بیوپار اور سوداگری بھی ہندوؤں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اسلامی جوان صرف صاحبزادے اور عونت سے بھرے ہیں۔ ہندو خوب ترقی اور فرمانبردار ہیں۔ مشن سکول میں ۳۰۰ لڑکوں میں سے زیادہ سے زیادہ ۳۵ لڑکے مسلمان ہیں۔ باقی سب ہندو ؛

ریاست کے اندرونی حالات عجیب و غریب ہیں۔ ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ صادر نہیں فرمایا کہ مرحوم نواب صاحب کی عدم موجودگی میں ریاست کا انتظام کسطرح چلیگا۔ لوگ منتظر ہیں۔

نواب صاحب کا محل جس کا نام نور محل ہے۔ قابل دید ہے۔ تمام انگریزی ساز و سامان سے آراستہ۔ نہایت خوب صورت اور اچھی سیر گاہ ہے۔ جو نیا آدمی یہاں آتا ہے وہ فوراً اس محل کو دیکھتا ہے شہر کی حالت معمولی۔ صفائی اچھی ہے صحت اچھی ہے۔ لوگ فارغ البال اور خوش حال دریا ریاست کی طرف سے ایک زنانہ ہسپتال بھی ہے۔ جسمیں ایک انگریز لیڈی۔ جو اچھی مسیحی ہے۔ کام کرتی ہے۔ بہاولپور ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں مشن کی طرف سے کوئی مناد نہیں مگر خدا کا شکر ہو کہ منادی ہوتی رہتی ہے مسٹر لازرس ہیڈ ماسٹر اور پنڈت مسیح داس صاحب بائبل ٹیچر اس کام میں سرگرم ہیں ؛

بندہ — واعظ

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ براہ مہربانی مفصلہ ذیل کی چند سطور اخبار نور افشان میں درج کر کے بندہ کو مشکور فرما دیں ؛

اے پنجاب کے مسیحی نوجوانو کھڑے ہو

اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ ہم اپنی سرکار اعلےٰ کو عملی طور سے دکھا دیں کہ ہم سرکار کے کسطور سے تابعدار ہیں تاکہ مہربان برٹش گورنمنٹ ہمارے حقوق پر نظر ڈالے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو و مسلمان اس وقت سرکار کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ ہزاروں ہندو نائب تحصیلدار۔ تحصیلدار۔ ای۔ اے۔ سی۔ ڈسٹرکٹ جج۔ سیشن جج۔ چیف جج۔ بنائے جاتے تھے اور ہماری سرکار کو اس قوم پر بہت بھروسہ تھا۔ مگر جو سلوک کہ اس قوم نے ہماری مہربان و اعلیٰ سرکار کے ساتھ اس وقت کیا ہے۔ اسکی بابت پنجاب کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی جانتے ہیں۔ اب یقین ہے کہ برٹش گورنمنٹ آیندہ ایسے آدمیوں سے ہوشیار رہیگی۔ اے عیسائیو اب ایک قوم ہو یہ وہ زمانہ نہیں کہ اب چپ چاپ کانوں میں تیل ڈالے پڑے رہو۔ اٹھو۔ اور اپنے حقوق کو مانگو۔ مانگو تو تمکو دیا جائیگا۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا پس اٹھو اور مانگو تو ضرور ملیگا۔ اے ہماری قوم کے لیڈرو سست نہ بیٹھو۔ دیکھو کہ ہندو و مسلمان لیڈرس اپنی اپنی قوم کے لئے کیا کیا کر رہے ہیں۔ وہ کس طرح جانفشانی سے لڑتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ ایک عیسائی بی اے پاس سرکار کے سامنے ایک ہندو یا مسلمان انٹرنس پاس کے برابر گنا جاتا ہے۔

ہماری درخواست اسوقت ہمارے معزز دوست سر کرنوہر نام سنگھ صاحب۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سے ہی جوکہ اس وقت ہماری قوم کے ایک اعلیٰ رکن ہیں۔ کہ جو کچھ وہ ہمارے لئے کر سکتے ہیں کریں۔ نیز ہم لاہور کے کئی ایک بڑے بڑے لیڈران قوم کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں جنکا نام اسجگہ درج کرنا بے سود ہے لیکن وہ خود سمجھ جاوینگے۔ ہم منت سے عرض کرتے ہیں کہ اپنے اور ہمارے حقوق کے لئے سرکار سے لڑیں جو کچھ کہ مناسب طور پر کر سکتے ہیں کریں ؛

اے ہمارے معزز مسیحی اخبارات کے اڈیٹرو آپ کیوں چپ چاپ بیٹھے ہو۔ دیکھو کہ اور اخبارات کے اڈیٹر اپنی اپنی قوم کے لئے کیا کیا کر رہے ہیں۔ ہماری اپیل آپ صاحبان سے ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے کر سکتے ہو کرو مجھے صرف ہمدردی قوم ہے۔ نہ کہ ذاتی مطلب میں تو سرکاری ملازم ہوں اور بہت ہی اعلیٰ پوزیشن میں جو کچھ کہ ہمارے پنجابی نوجوانوں کے لئے ہو سکتی ہی ہوں۔ صرف اپنی قوم کو گرا ہوا دیکھ کر افسوس کرتا ہوں۔

میں تو اپنی جان بھی قوم کی خاطر قربان کرنے کو طیار ہوں

اگر کر سکو ۔

پس اب میری آخری درخواست یہہ ہے کہ اس قیمتی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو یہہ موقعہ روز روز نہ آئیگا۔

Every day is not Sunday

ہم اپنی سرکار کو ثبوت دیویں کہ ہم سرکار کے تابعدار ہیں۔ کسی ہندو مسلمانوں کے جلسے میں شریک ہوں بلکہ سرکار کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔

آپس میں محبت رکھو ۔ ایک دوسرے کی بہتری کا خیال رکھو۔ یاد رکھو کہ مثل مشہور ہے ایک ایک دو گیارہ دیکھو راولپنڈی میں ان ہندؤں نے (جو کہ ہمکو اپنا بھائی کہتے ہیں) ہمارے عبادت گاہوں کے ساتھ کیا کیا ؟ خدا ہماری مدد کرے ہمکو ایک قوم بنادے ۔

الراقم ٹی ۔ ایم ۔ الیگزینڈر

مخمور از پر سرور

میں نے ایک مضمون بعنوان یو۔ پی سینڈ پنجاب اخبار نور افشان مطبوعہ ۳ مئی ۱۹۱۵ء صفحوں کے صفحہ ۵-۶-۹ وغیرہ بغور مطالعہ کیا۔ واقعی یہہ مضمون قابل غور ہے۔

ذیل کے امور راقم مضمون کی قدسیت خیالات کو مترشح کرتے ہیں :-

اول اس مضمون کا راقم "مخمور از پر سرور" نے اگرچہ انکی مخموری سے کسی کو خوشی نہ ہوئی حالانکہ بہت اُسی وقت جبکہ یہہ نظم مجلس میں پڑھی گئی دل ہی دل میں چلا اُٹھے۔ کیونکہ یہہ جو اس وقت سنایا گیا تھا احاطۂ شائستگی سے بہت ہی گرا ہوا تھا۔ اور ایسے فضول و واہیات بہت فقرات والفاظ درج تھے جو کہ بعد ازاں او کرکے اخبار میں درج کرنے کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ درج کرنے کے لئے ویسے مترجم کے ان الفاظ کو قرآن شریف کی طرح پاکیزہ سمجھ کر بالائے طاق رکھدیا۔ مگر ہزارہا کوشش کے بعد بھی نظم نے طوفان ہی بوسے۔ اس موقعہ پر نظم بعضوں کو ایسی زخمی دل بنا رہی تھی اور شرمندہ خاطر ہو رہے تھے جو کہ مجلس میں سوائے خاموشی کے اور کچھ ہی نہیں کر سکتے تھے۔ "مخمور صاحب" یہانتک مخموری سے بھرپور ہیں کہ انکی مخموری تک بیچارے غریبوں کی پہنچ ہی نہیں اور ایسا کہ اُن کے حقہ سے بھی سلام وعلیکم نہیں بول سکتے۔ انکی حقہ کی آواز بُڑبُڑ سرور کا اظہار کرتی ہے ۔

دویم جناب مخمور از پر سرور ایسے خوش اخلاق و زندہ دل ہیں کہ جناب منشی گگومل صاحب ایڈیٹر کو اپنے مخالف بیان کرتے ہیں۔ کیوں نہوں ؟ ایسے مخمور پُر سرور کے وہ کیوں مخالف نہ ہوں۔ اب اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ جناب منشی گگومل صاحب کو سرور سے اتفاق نہیں یا راقم مضمون مخمور پر سرور ہی نہیں۔ یہاں مخموری کا ذکر کرتے ہو۔ ہمیں نو اور ہی سوجھی اے مخمور ہوش سے بولو۔ کہ آپ ایک عہدیدار کلیسیا پر سخت مخالفت کا الزام لگاتے ہیں۔

اس واسطے میری صلاح ہے کہ آنجناب مخمور پر سرور منشی گگومل صاحب سے معافی کے خواستگار ہوں کہ وہ ایسی بُری دنیا میں انکو اپنی تحریر سے بدنام کرتے ہیں اور مخمور کی مخموری سے اپنی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں۔ کیوں اپنے سرور کا پردہ فاش کر رہے ہو کہ ایسے سرور میں اتفاق کا نام بھی نہیں۔

سوئم درحقیقت یہ نظم قومی خیال کے تفرقی بنا پر تیار کیا گیا تھا جو کہ مخمور صاحب کو تھوڑے عرصہ بعد ہی معلوم ہو گیا تھا۔ ایسی مخموری سے ہم خالی ہی رہنا چاہتے ہیں اور ایسے سرور کو دور ہی سے سلام بولو۔

چہارم اگر آپ ترقی کے خواستگار ہیں تو ایسی نظم ہی بڑھکے مل سکتی ہے۔ آپ کے پاس کئی اور طریقے ہونگے جو کہ مخموری میں ہوں گے۔ مخموری کو کہاں کمی ؟

پنجم۔ پسرور کی تعریف کو خود آپ ہی بن بیٹھے حالانکہ یہ دوسروں کا حق تھا کہ انکی بابت بیان کریں شرم تو کرو۔ آپ ہی میاں مٹھو بن بیٹھے۔ خرچ سرکاری تھا جیسے صفحہ ۵ کالم اول نیچے سے ۵ سطر سے ظاہر ہے اور آپنی مونچھوں پر تاؤ۔ "شرم"

اس وقت ہم نہیں چاہتے ان نیک باتوں کی مخالفت کریں جو وہاں اور موقعوں پر ہوتیں مگر مخمور صاحب کی مخموری کے پہلو کو پسند نہیں کرتے ہیں کہ آپ سے آپ ہی میاں مٹھو بن بیٹھے۔ تسلیم

راقم خیرخواہ مخمور از لائیل پور

سمر سکول ظفروال

۱۰ اپریل کو شروع ہوا۔ ۲ مئی ۱۹۱۵ء کو ختم۔ زیر مطالعہ تشریح کی کتاب تھی۔ متعلقین علاقہ ہذا کے مبشر اور استاد تھے معلم جناب پادری ڈبلیو۔ ٹی ۔ انڈرسن صاحب مشنری ظفروال تھے خواندہ عورتوں کی معلمہ مس لے ایم ہملٹن صاحبہ بغیر نا خواندہ عورتوں اور بچوں کی اتالیق مس ایس۔ اے پیڈلی صاحبہ تھیں ۔ خدا باپ نے راولپنڈی سے میم بکلور صاحبہ کو اور سیالکوٹ سے پادری پیٹرسن صاحب کو بھیجکر ظفروال کے علاقہ کے کارکنوں کو روحانی نعمات سے سیر اور آسودہ کیا اُس کے نام جلیل کا شکر اور تعریف ہو۔

سمر سکول کے دنوں میں علاقہ سیالکوٹ اور پسرور وظفروال کی زنانہ مشنری کمیٹی کے سالانہ اجلاس پاک روح کی بھرپوری سے باعث برکات ہوئے مبارک ہیلیلویاہ پاک خدا جو اپنے لوگوں کو اچھی چیزیں دیتا ہے۔

سمر سکول کے ایام میں پادری لبھو مل صاحب پاسٹر ظفروال کے ہاتھ سے ۷۰ ستر اشخاص نے بپتسمہ پایا وقت آگیا ہے۔ ۵ سمندر سے سمندر تک + رب ہوگا حکمران دریا سے تا زمین کی حد + وہ ٹھہریگا سلطان + ان سب بادشاہ اُس کے حضور + کرینگے سجدہ بھی + اور ساری قومیں کرینگی + اسکی بندگی +



ہمنے جناب پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب مشنری لودیانہ اور پاسٹر بھول صاحب کو راتوں مراقبہ اور مناجات میں جاگتے پایا۔ دنکو پادری جے این ہائیڈ صاحب کو کبھی تو بچوں کو گیت گواتے دیکھا اور گاہے دعا نماز کراتے اور کبھی وعظ کرتے پایا۔ اور پاسٹر بھول صاحب کا یہہ حال دیکھا کہ دنکو ایک ہاتھ میں طاعون کے بیماروں کی دوائی کی بوتل ہے تو دوسرے ہاتھ میں گلاس ہے اور گرد نواح کے دو دو تین تین کوس کے پنڈوں میں عیسائیوں اور غیر مسیحیوں میں دوائی تقسیم کرنے کو آتے اور جاتے ہی دیکھا اور مس اے ایم ہلتن صاحبہ دن اور رات کا بہت سا حصہ سبق تیار کرنے اور دوائی دینے میں صرف کرتی تھیں اور مس ایس۔ اے پنڈلی صاحبہ اتوار کے دن بچوں میں تلاوت کلام الہی کا عجیب دلچسپ طریقہ استعمال کرتی تھی یعنے کرسچن اینڈیور کمیٹی قائم کرتیں اور کسی بچے کو میر مجلس اور کسی کو خزانچی اور سکرٹری بناتیں اس طریقہ سے بچے خوشی خوشی ان کے پاس فراہم ہوکر زبور بن پیاری پیاری آواز سے گاتے اور چیدہ چیدہ آیات حفظ کرتے تھے اور جناب میم انڈرسن صاحبہ اپنے ننھے بچوں کے ہمراہ دعا نماز میں گھنٹوں چٹائی نشین ہوتیں اتنی چھوٹی عمر کے بچوں کو دعا نماز میں خاموش اور تکلیف برداشت کرنے کی حکمت باپ خدا نے انہیں بہتایت سے بخشی ہے ؛

شرکائے سرسکول کی تعداد تقریباً ایک سو کے تھی یہہ کچھ تھوڑا سا مجمع نہ تھا یہہ مسیحی مذہب کی خوبی تھی کہ از ابتدا تا اختتام ہر ایک شرکا مسیحی محبت کے بند میں قائم اور برادرانہ محبت میں بنا رہا۔ یہہ ہے مسیح دنیا کا نور ہے اُس کے پیروکار اندھیرے میں نہیں چلتے ؛

ناظرین باوجودیکہ جناب پادری ڈبلیو۔ ٹی انڈرسن صاحب کو شریر گھوڑے کے کاٹنے سے چھاتی پر سخت زخم تھا تو بھی اپنی جماعت کو تین گھنٹے پڑھاتے اور دعا وعظ میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور انہوں نے کئی رات طاعون کے بیماروں کی خبرگیری میں بسر کیں آخر زخم کی لاپرواہی کے سبب چھاتی میں سوزش ہوگئی اور بیداری اور تکان کے باعث یکدم ٹمپریچر بڑھجانے بخار نے حملہ کیا اور دوسرے دن دلبٹ باوا کو طاعون ہوگیا۔ اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی سب کارندے باپ خدا کی جناب میں مونہہ کے بل گرگئے کئی دن اور رات بارگاہ الٰہی میں انکی تندرستی کی خواستگاری کرتے رہے۔ حمد و سپاس قادر مطلق باپ خدا کی تا ابدالآباد ہو دے جس نے مسیح یسوع کے نام کے وسیلے ہماری درخواست سنکر باپ بیٹے دونوں کو صحت بخشی سب مل کے کہو ؎

یہواہ رب اسرائیل کا جو سچا ہے خدا
صرف وہی کرتا کام عجیب مبارک ہے سدا
نام اُس کا نت مبارک ہو اور ساری سرزمین
اُس کے جلال سے ہو معمور آمین اور پھر آمین ؛

معجزات کے منکر اور وہ جو کہتے کہ خدا قانون قدرت کے برخلاف کچھ نہیں سنتا کہاں ہیں؟ مسیح کے چرن پڑھکر آزما دیکھو۔ مانگو ضرور دیا جائیگا کھٹکھٹاؤ رحمت کا دروازہ فورا کھل جائیگا ڈھونڈو یقیناً پاؤ گے ؛

ارے آ تو جو سوتا ہے جاگ اور مردوں میں سے اٹھ کہ مسیح تجھے روشن کریگا ؛

(نوٹ)

ناظرین مضمون ہذا میں جن اشخاص کا ذکر آپنے پڑھا ہے آپ انکو نہ دیکھنا بلکہ اُس فضل کنندہ کو دیکھنا جو ایسے مٹی کے برتنوں میں اپنا فضل نمایاں کرتا ہے ؛

راقم

جمیل الدین مسیحی از شکر گڈھ

حضور نظام نے ۹ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ کا خرچہ ہزنیگل کے لئے منظور فرمایا ہے ؛

سودمند باتیں

(از طرف ہیڈ۔ برسکوشن اسکول بارہ بنکی اودھ)

(۱) جس وقت لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے تو وہ اپنے والدین کے نہیں رہتی۔ اسکو واجب ہے کہ اپنے ساس خسر اور بزرگوں کی ویسی ہی اطاعت کرے جیسے اپنے والدین کی کی کرتی تھی۔

(۲) جب لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے تو اُس کا خاوند مالک ہوگیا۔ پس تم حلیم اور خلیق رہو۔ عورت کی سب سے عمدہ خوبی یہہ ہی ہے کہ وہ اپنے خاوند اور خسرال کے تمام بزرگوں کی کامل فرمانبرداری کرے۔

(۳) ساس سے ایسا برتاؤ کرو کہ وہ تمسے دلی الفت کرے خاوند کی طرف سے بدظن نہو ورنہ تمہاری بدظنی خاوند کی الفت کو اس کے دل سے نکال دیگی۔

(۴) تمہارے خاوند سے کوئی غلطی ہوجائے۔ تم ناراض مت ہو۔ صبر اور محبت سے اُسکے دلکو اپنی جانب پھیرو اور ملائمت کے ساتھ اُس سے بات چیت کرو ؛

(۵) بے فائدہ بک بک مت کرو اپنے پڑوسیوں کی برائی مت کرو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔

(۶) سویرے اٹھو۔ دن چڑھے تک نہ سوتے رہو۔ عمدہ منتظم اور نمونہ کے لائق بنو ؛

(۷) بھڑکیلی رنگ کے کپڑے نہ پہنو۔ ہمیشہ صاف کپڑے پہنو ؛

(۸) اپنے باپ کے رتبہ اور دولت پر فخر نکرو۔ اپنے خاوند کے رشتہ داروں کے سامنے اسکی دولت کا تذکرہ نکرو ؛

(۹) نیک بیوی کا شوہر بڑا خوش قسمت ہے۔

(۱۰) اگر انسان خود بینی کی باتیں چھوڑ دے اور اپنے عیبوں پر غور کرے تو ضرور نیک عادت کا آدمی بن سکتا ہے۔ جو لوگ دوسرے آدمی کی برائی کی دیکھ بھال میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ وہ اپنی برائیوں کو دور نہیں کرسکتے۔

(۱۱) جو لوگ اپنا دلی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کلام پر غور کریں۔ نیکی اور الفت کو اپنا رہنما جانے۔ جیسل ہی عام نعمتوں کو دلوا سکتی ہے اور خدا کے پاک دربار میں پہنچا دیتی ہے۔

(۱۲) امیری اور حکومت پر اترانا فضول ہے۔ کیونکہ غرور کا انجام زوال ہے۔ امیر کو سخاوت اور رفاہ عام سے اپنی امیری کو قایم رکھنا واجب ہے۔ حاکم کو انصاف اور رعایا پروری سے اپنی حکومت کو برقرار رکھنا مناسب ہے ؛

(۱۳) سچائی ایک ایسی خصلت ہے جو انسان کی دلیری کو قایم رکھتی ہے۔ جو انسان دروغگو ہے اُس کا دل ادچھا اور اُسکی طبیعت کمینہ ہے۔

(۱۴) جو انسان دنیا میں نیک نامی حاصل کرنا چاہے اسکو ہر دل عزیز ہونا چاہیے۔ ہر دل عزیزی کا خطاب اسکو مل سکتا ہے جو کسی کا نقصان نہیں چاہتا ہے۔ ہر ایک سے باخلاق اور تواضع سے پیش آنا چاہیے۔

(۱۵) نیک ہمسایہ دیکھکر اپنی بود و باش اختیار کرو۔ اگر تم دانا ہو تو سب سے پہلے اپنے کو پہچانو۔

(۱۶) سب سے ملکر چلنے سے عزت ہوتی ہے۔

(۱۷) تہذیب ایک انسانی جوہر ہے۔

(۱۸) افسوس ہم اپنے دلوں کو گنتے۔ پر تولتے نہیں

(۱۹) انسان ہی انسان کا دشمن ہوتا ہے۔

(۲۰) غیبت سے زیادہ کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے۔

(۲۱) وعدہ خلافی ذلیل اور رسوا کرتی ہے۔

(۲۲) اپنے تئیں اپنی دلی آنکھ سے دیکھو۔ معاف کرنا بڑی سخاوت ہے اگر اُس کے ہمراہ نیکی ہو۔

(۲۳) شہورت عمدہ چیز ہے اگر اُس کے ہمراہ الفت ہو ؛

(۲۴) نیم حکیم اور دو دلہ واعظ سے گریز کرو۔ وعظ کے وقت کسی کو مت لتاڑو۔ خالص انجیل کی منادی کرو

(۲۵) جو ظاہر باطن دونوں میں یکسان ہے وہی حقیقی واعظ ہے ؛

(۲۶) کسی کے ساتھ نیکی کرکے طعنہ مت دو۔ یہہ سخت عیب ہے ؛

(۲۷) اپنے ہم جنس کی کسی چیز کا لالچ مت کرو دیکھو نواں حکم۔ اگر اس کے خلاف کرتے ہو تو دوست نہیں ہو ؛

(۲۸) گرجے کے ریا؛ میں کسی کی جگہ مخصوص کی ہوئی نہیں ہے۔ کسی پر ہنسنا بیجا ہے ؛

(۲۹) یہہ خیال نکرو کہ میں ہمیشہ خوش وقت رہونگا۔ گھمنڈ کو زوال ہے ؛

(۳۰) حق تلف نہ ہو۔ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ بدگمان نہ ہو۔ خوشامدی نہ ہو۔ خوشامد کرنے والوں سے گریز کرو۔

(۳۱) کسی ہم جنس غریب کے گھر پہنچکر کہانے کی امید نکرو۔

(۳۲) مسافر پروری کرو۔

(۳۳) کسی کی حقارت خاطر نہ لاؤ اور غیر اقواموں کے ساتھ نکرو۔ اگر تم کسی کی کروگے تو کل تمہاری بھی ہوگی۔

(۳۴) مثل ملازم کو اپنے نجہ کا نوکر نہ بتاؤ یہہ عیب ہے مثل ملازم سے اپنے نجہ کا کام نکراؤ خاصکر پیشواں اور بیواؤں سے ؛

(۳۵) ماتحتوں کو ایک نظر سے دیکھو۔ اپنا بھلا نہ چاہو

(۳۶) کسی پر عیب نہ لگاؤ۔ دیکھو متی ۷ ؛

(۳۷) اپنے کو ہفت اقلیم کا حاکم اور روپیہ والا نہ گردانو ؛

(۳۸) زبان کے پابند رہو۔ ورنہ جھوٹے اور حقیر ہوجاؤگے۔

(۳۹) اگر کوئی حاکم جھوٹ یا چغلی پر کان دھرتا ہے تو اُس کے سارے دشمن خبیس ہوجاتے ؛

(۴۰) یہہ چار باتیں عجیب ہیں۔ عقاب کی راہ آسمان میں۔ سانپ کی راہ چٹان پہ جہاز کی راہ سمندر کے بیچ میں ؛

(۴۱) چار ہیں جو بڑے حقیر ہیں دنیا میں پر بڑے سیانے ہیں۔ چونٹی۔ جنگلی خرگوش۔ ٹڈی۔ مکڑی۔

(۴۲) چار ہیں جنکا چلنا عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ شیر ببر جنگلی گھوڑا۔ بکرا۔ بادشاہ۔

(۴۳) چلتے ہوئے کے آڑ مت لگاؤ۔ وہ جو کے سست ہیں انکو چلانے کی کوشش کرو ؛

اے میرے عزیز نور افشاں پر نظر ڈالنے والوں بالآخر کو اپنے دلوں میں جگہ دیجیے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا یہی کارند یوں ہم بہرت مند ہونگے ہندوستان کے جیتنے کے لیے جسطور سے مسیح نے ہم سے الفت کی۔ ہمکو بھی لازم ہے کہ ہم بھی اپنے ہمجنس بھائی سے الفت کریں زبانی خرچ کرنے والے نہو بلکہ کچھ کرکے دکھلائیں جسطور سے اگلے زمانے کے مسیحیوں نے کیا تھا ہم اُن بارہ رسولوں کی طرف خیال کریں کہ اُن کے ذریعہ سے کتنا کام ہوا وہ تمام الفت کے ڈورے سے بندھی ہوتے تھے۔ سو ہم بھی اسی طور کے ہوجاویں یوں ہم اُس تاج کے لینے کے حقدار بن جاینگے۔ کاش کے وہ سلامتی کا شہزادہ ہماری کلک کرے اگر ہم وعظ کریں یا سنیں مگر اسپر عمل نکریں تو کیا حاصل ہے ہم سب جوش دلی کے ساتھ اس خدمت میں ہاتھ لگائیں چاہیے چھوٹی ہو یا بڑی خدمت۔ ایک دل ہوکے یہہ کہنے والے ہوں۔ جے مسیح کی ہو وے جے آمین ؛

اخبار ہند سوراجیہ کے ایڈیٹر کو کئی ایک مسلسل مغویانہ مضامین شایع کرنے کے جرم میں بمبئی کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ لوگ ابھی بھی باز نہیں آتے ؛



بے اختیار ہوکر وہ بد کلمات اپنی زبان پر لائی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہان جب جیری کہنے سے اُس نے اس بات کو سوچ کر غور کیا تو یہان تک پشیمان ہوئی کہ یہہ کوئی ایسی بات اپنے منہ سے نہ نکالی اور میں نے بھی مناسب نہ خیال کیا کہ اور زیادہ اِسبات میں اُس سے گفتگو کرون۔ جبکہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہو گیا کہ اب وہ آپ ہی شرمندہ ہو گئی ہے ؛

مگر میرے دل میں دریا کی موج کے مانند یہہ خیال اٹھنے اور بیٹھنے لگے کہ بڑے افسوس کی یہہ بات ہے کہ کتنی مائیں ایسی ہیں کہ جو اِس بات سے ناواقف ہیں کہ جو عادتیں خواہ نیک ہوں یا بد بچپن میں پڑجاتی ہیں وہ کبھی نہیں مٹتیں۔ اور کیسا ضروری ہے کہ مائیں اپنے بچون کی بدعادتون بدمزاجیون اور طرح طرح کی کمزوریوں کو غور سے دیکھتی رہیں۔ اور جہان تک ہو سکے انکو روکتی رہیں۔ البتہ اسے انجام بخیر پہنچانے کے لئے بڑی سوچ سمجھ اور تحمل مزاجی درکار ہے۔ ہر وقت کی سختی اور تنبیہ تو ایوب کے صبر کو آزما دیتی ہے۔ اور بچون کو ڈھیٹھ اور بے حیا بنا دیتی ہے اور نہ غایت درجہ کی مہربانی اور چشم پوشی کارگر ہوتی ہے۔ ماؤں کو اپنے بچوں کی تربیت کیواسطے دو چیزین نہایت درکار ہیں۔ ایک تحمل دوسرا ضبط۔ ایسی ضبط جو دانائی اور ملایمی سے ملی ہوئی ہو۔ یہہ سب باتیں میری عزیز مان نے مجھے بتلائی ہوئی ہیں۔ نہیں تو مجھکو تجربہ کہاں سے ہوتا۔ وہ یہہ بھی کہا کرتی تھیں کہ مائیں خیال ہی نہیں لاتیں کہ کیسی بھاری ذمہ داری انکی ہے۔ اپنے بچوں کو یا تو بھلائی کی طرف ترغیب دیں یا برائی کی۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ اِس دنیا میں جو نامی لوگ ہوئے ہیں

اگر اُس کو کوئی عذر نہ ہوا۔ اس بعد اونہوں نے جینیا سے مخاطب ہو کے پوچھا کہ اے عزیز بیٹی آج تم کیسی ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ اور سب طرح سے تو اچھی ہوں مگر صرف ذراسی تھکی ہوئی معلوم ہوتی ہوں۔ آہ۔ مجھے خوف ہے کہ کل دیر تک تم بسبب ہم لوگوں کے کمرہ میں آنے سے جاگتی رہی ہو شاید یہہ ہی سبب نہ ہو۔ میں تو ہمیشہ سے نہیں چاہتی ہوں کہ تمہارے پاس ہر کسی کو رات کے وقت لایا کرون۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ بیمار کے لئے تو کسی قسم کی تحریک دلانے والی بات یا چیز اچھی نہیں ہوتی ہے اور نہ دیر تک رات کو جگنا۔ مگر جبکہ تمہارے دل کو لوگوں کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے تو اس لئے میں تمکو مایوس کرنا نہیں چاہتی۔ اور یہہ تیسرا مرتبہ ہے کہ مجھکو اِس بات کا تجربہ ہو گیا ہے کہ ایسی باتوں سے تمکو فائدہ تو درکنار رہا بلکہ نقصان پہنچتا ہے۔ جینیا چلا اٹھی کہ او۔ ماں ماں کیا آیندہ تم ایسی بے رحم ہو جاؤگی کہ میرے پاس تک بھی کسی کو نہ آنے دوگی ایسا تو ہرگز نہ کرنا نہیں تو میں اسی قید میں کڑھ کڑھ کر مر جاؤنگی۔ اتنا کہہ وہ لڑکی بیچاری رونے لگی تو اس کی ماں اسی وقت اُس کے پاس گئی اور اسکو گلے لگا کر خوب پیار و دلاسا دیکر کہنے لگی۔ کہ نہیں جینیا میں ایسا کبھی نہیں کرونگی۔ کہ تمہارے پاس کسی کو نہ آنے دوں۔ مگر البتہ صرف اسقدر احتیاط اور فرق آیندہ کو مجھے ضرور بیٹی تمہارے لئے کرنا پڑیگا۔ کہ جہان لوگ رات کو تمہارے پاس کچھ دیر کیواسطے آیا کرتے تھے اب وہ دن کو کسی وقت آیا کرینگے۔ وہ بولی کہ اے ماں یہہ کیسے ہوگا۔ کیونکہ دن کیوقت تو سوائے تمہارے اِنکو کوئی میم صاحبہ آوے اور یون تو کوئی بھی نہیں آویگا

اور جو آوینگے وہ بھی تھوڑی ہی دیر بیٹھ کر چلے جایا کریں گے۔ جبکہ شام کیوقت تو بتقریب کہانے کے بہت سے لوگ آتے ہیں اور بہت دیر تک ٹھہرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ جو تو کہتی ہے وہ سب سچ ہے۔ لیکن میں تیری خاطر کبھی ٹفن اور کبھی شام کی چاء پر لوگوں کو مدعو کیا کرونگی۔ سوائے ہر بدھ کی ٹینس کھیلنے کی کھیل کے بعد میں کبھی کبھی تمہارے پاس کمرہ میں لے آیا کرونگی۔ جینا نے کہا اچھا ماں +

لیکن یہہ اچھا اسوقت کا کہنا اس کا مجھے معلوم دیا کہ اس کو بہت ہی سخت برا لگا تھا۔ اُس کی بیماری کے سبب سے اُس کے والدین نے اُسکو بہت ہی لگاڑ رکھا تھا۔ اس نے کبھی نہیں جانا کہ اس کی مرضی یا بات کے خلاف کوئی دوسری بات عذر یا انکار کی کبھی ہوتی ہے۔ پس جب اُس کی ماں اور بڑی بہن دونوں وہاں سے چلی گئیں تب بڑے غصہ سے مجھ سے کہنے لگی۔ کہ مریم تم بہت اچھی حالت میں ہو کہ اکیلی ہو۔ تمہاری بات رد کرنے کو نہ تمہارے سر پر ماں ہے نہ باپ۔ جو مرضی میں آوے سو کرتی ہو۔ مینے جواب دیا۔ اوہ جینا جینا مہربانی کرکے ایسے کلمات ناشکر گذاری کے اپنی زبان سے نہ نکالو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تم نہیں سمجھتی ہو کہ تم کیا کہتی ہو۔ تمہاری ماں نے جو کچھ کہا اور جو کچھ کہ تجویز کی ہے وہ سب سراسر تمہارے فائدہ کیواسطے ہے۔ اُس کو تمہاری اتنی محبت ہے کہ کوئی بات جس سے تمہارا نقصان ہو وہ نہیں دیکھ سکتی ہے۔ اور ماسوائے اُس کے وہ بہ نسبت میرے اور تمہارے تمہارے فائدہ کی باتیں بہت ہی زیادہ سمجھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم اپنی مرضی کو اسکی مرضی پر چھوڑ دو۔ دس حکموں میں دیکھو کیا لکھا ہے کہ

"تو اپنے ماں باپ کی عزت کر تاکہ تیری عمر اس دنیا میں دراز ہو" یہہ اکیلا حکم ساتھ وعدہ کیا ہے۔ یعنے یہہ کہ اگر تو اپنے ماں باپ کی عزت کریگا اور اُس کے حکموں کو مانیگا تو تیری عمر کے دن زیادہ ہوں گے۔ اس لئے پیاری جینا تم خود غرضی اور خود پسندی کو جانے دو۔ اب تم بفضلہ بڑی ہوتی جاتی ہو چاہیئے کہ سب باتیں سوچ سمجھ کے کرو اور کہو۔ اور خاص کر کے یہہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہاری سچی دوست تمہاری ماں ہی ہے +

جینا یہہ سب باتیں چپ چاپ بغیر کچھ بولنے کے سنتی رہی اور مجھے یہہ معلوم ہوا کہ وہ اپنے بے سوچے سمجھے اس بات کے کہنے سے آپ ہی شرمندہ ہوئی۔ کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کو بہت پیار کرتی تھی۔ مگر صرف اسی سبب سے کہ اُس کے والدین نے خواہ غلطی یا بے سمجھی سے اسکو بیمار اور چھوٹا جان کر اُس کو کبھی نہیں سکھلایا تھا کہ وہ اپنی مرضی کو قابو میں رکھے۔ یا اُس کے اوپر حاوے ہووے۔ وہ بالکل بھول گئی تھی کہ "لڑکا ہی باپ ہے بوڑھے کا"۔ جو عادتیں بچپن میں ڈالی جاتی ہیں وہی قبر تک ساتھ جاتی ہیں۔ جیسا کہ سلیمان کا قول ہے۔ نتیجہ اس غفلت یا لاڈ کا یہہ ہوا کہ اُس لڑکی نے کبھی نہیں جانا کہ اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے کی بھی بات ہوتی ہے۔ پس جب اس کی مہربان اور شفقت کرنے والی ماں نے مناسب جانا کہ آیندہ سے اُس کے پاس رات کیوقت لوگوں کو نہ آنے دیوے۔ تو یہہ اسکو بہت ہی برا معلوم دیا۔ حالانکہ اُسکی ماں نے دوسرا طریق لوگوں سے اُسکی ملاقات کا تجویز کر دیا تھا۔ مگر تاہم اُس کو اس وجہ سے کہ بچپن سے اُسکو کبھی یہہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ اُس کی مرضی کے عدول کیا چیز ہوتی ہے یہہ بات بہت ہی کڑوی لگی اور

اشتہارات

جواہر مشاہیر قیمت ۱۲؍

۱۴۰ صفحہ

اسمین دنیا بھر کے نہایت مشہور آدمیوں کی سوانحعمریان معہ تصاویر ہر قوم ہر زمانہ کے بڑے بادشاہ پیغمبر فلاسفر موجد۔ عالم ریفارمر سیاح اہل حرفت مبران کانگرس وغیرہ عقلمندی و بہادری کے پھولکا یہ گلدستہ ایک پیسہ فی سوانحعمری نہیں پڑتا۔ ملنے کا پتہ ایم محمد شفیع کاتب مشن پریس لودیانہ

ضرورت

ماہ جولائی میں گورکھپور گرلس اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک ٹرینڈ تجربہ کار استاد کی ضرورت ہے۔ جو اردو اور حساب کے سوائے تمام مضامین پڑھائیگا۔

کل درخواستین مس سی وایٹ لاکبری لنددر کے نام و پتہ پر آوین

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی۔ زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے بشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے

اگر تنخواہ	پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	سالانہ
”	پچیس ” ”	۸؍	”
”	پندرہ ” ”	۱۲؍	”
	ادنی ترین نرخ	۱۲؍	”

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔
درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پورسبیٹرین بیواؤں و یتامی کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۸ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور نمان والوں کو ۷۵ ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردون کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچون کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱؍ معہ ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ” ۸؍ ” ۸؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالتمام
کالم کا آٹھوان حصہ	عہ	۸؍	ے
چوتھائی کالم	۸؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	عہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
قیمت ” ” ” ” معہ محصول ۸؍
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

خوشی کی بات ہے کہ اہرولی یونائیٹڈ فری چرچ کے پاسٹر پادری ایم ایل نکمبی کی زوجہ صاحبہ ٹائیفائڈ بخار سے اب صحت پاتی جاتی ہیں اور امید ہے کہ جلد اپنے کام میں چلی جاویگی۔

وبائے پلیگ یعنی طاعون میں ڈاکٹری یا دیسی کون سا علاج عمدہ ثابت ہوا؟

بعض روز سے مرض پلیگ یعنی طاعون کی وبا نے بے بلائے مہمان ہوکر ہندوستان میں پھیلی ہے۔ سینکڑوں تدبیریں اور تجویزیں اسکے انسداد کی بڑے بڑے لائق و فائق یورپین ڈاکٹروں نے کرکے دکھائیں۔ اور ہماری مہربان گورنمنٹ نے بھی کسی طرح سے کوئی دقیقہ اپنی پیاری رعایا کے بچاؤ میں فروگذاشت نہیں فرمایا۔ کہ لاکھوں روپے صرف اسی کی روک تھام کے انتظام میں بیدریغ خرچ ہو گئے۔ اور ابھی برابر ہو رہے ہیں لیکن تاہم در اصل

ابتک ایک بھی ڈاکٹری علاج اس مرض (طاعون) کا عمدہ ثابت نہیں ہوا

اسکو کوئی تدبیر انسداد طاعون بھی مفید نہ ہوئی۔ اگرچہ اکثر ڈاکٹروں نے سینکڑوں جتن کئے۔ ہزاروں دوائیں آزمائیں۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ بعض بعض مقامات پر اپنی غلط کاریوں سے خواہ مخواہ خلق خدا کو بھی سخت پریشان و بے خانمان بنایا۔ باوجود ان سب حالات و واقعات کے پھر بھی کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اصل سبب پیدائش مرض معلوم نہیں ہوا ✦

بمقابلہ دیسی علاج کے انگریزی علاج

ہرگز ہرگز کسی جگہ کسی طرح سے فائق و بہتر معلوم نہیں ہوا۔ گو اس میں کچھ شک نہیں کہ شفا تو بارب شفا ہی تعالے کے ہی دست قدرت میں ہے۔ مگر اس موقع پر اسی شافی مطلق کی طرف سے اس مفسدہ طاعون میں بھی

ایک حکمی فیصلہ صادر ہو گیا ہے

کہ انگریزی ڈاکٹری علاج سے دیسی یونانی علاج من کل الوجوہ بے ضرر و بے خطر و مفید و تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ مرض طاعون از منۂ ماضیہ میں اکثر ممالک مشرقیہ ہی کا دورہ کرتا رہا ہے۔ اور اسی واسطے خصوصیت کے ساتھ

حکمائے مشرق ہی اسکے دفعیہ کے لئے مجرب المجرب دوائیں بلحاظ آب و ہوا و مناسبت امزجہ و طبائع مشرقی ایجاد فرماتے رہے ہیں جن کو حسب موقع استعمال کرنا اور عمل میں لانا بھی حکمت

یونانی کے ماہرین کا کام تھا ✦

پس ہمنے ان سب امور کو ملحوظ نظر رکھ کر بترکیب عجیب اجزائے کیمیائی اور حکمی دوائی وبائے طاعون کے علاج قطعی کی ایجاد کی ہے جس کا نام

اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

ہے۔ اس کے حق میں نہ صرف بارگاہ حکام وقت سے۔ بلکہ بفضلہ تعالے۔ احکم الحاکمین کی

عدالت آسمانی سے بھی ڈگری بمعہ خرچہ صادر ہو چکی ہے

کہ یہ دوا قریباً ہندوستان کے ہر حصہ ملک ہر صوبہ ہر شہر ہر قصبہ میں ہر طرح سے کام بخش ثابت ہو چکی ہے ✦

پس ہم یہ دعوے کرتے ہیں اور علے الاعلان کہتے ہیں کہ آیئے اور بیشک آزمایئے

بمقابلہ انگریزی دوا ڈاکٹری ادویات و طریق معالجہ کے جن پر خرچ کثیر و اصراف خطیر کا جنجال پڑتا ہے۔ آپ صرف آٹھ آنہ خرچ کرکے ... [illegible] ... کا استعمال ... [illegible] ... حفظ ماتقدم کرکے دیکھیں۔ اور ساتھ ہی ایک ... [illegible] ... مریض کتنی جلدی اور کس طرح مرض سے مخلصی پاکر بالکل صحت یاب ہو جاتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیں کہ ... [illegible]

دیسی پاک و پوتر علاج کیسا عجیب و غریب ہے

جس کی شہادت ہزارہا معززاصحاب تحفت و یادگار اعصار ... [illegible] ... دے رہے ہیں جن میں سے صرف چند اسمائے گرامی بموجب

کنجائش منظور ... [illegible] ... حاشیہ پر ہیں ✦

وہ فرماتے ہیں

کہ ہم نے بطور علاج حفظ ماتقدم پہلے ہی سے اکسیر شفا دافع طاعونی ... [illegible] ... کہ جبکہ ہمارے شہر یا قصبہ سے بہت دور کے شہروں ... [illegible] ... وبا پھیلی ہوئی تھی ... [illegible] ... اپنے پاس رکھا۔ اس اثنا میں کچھ عرصہ بعد ہمارے گاؤں میں بھی دفعۃً بعض آدمی مبتلائے طاعون ہوئے تو بجائے فوراً سب سے پہلے یہ کام کیا کہ اکسیر شفا کی دس بوندیں مریض کو دیں۔ آخر تو صرف ایک ہی خوراک سے ... [illegible] ... دو یا تین خوراک سے مریض جانبر ہوگئے۔ اس شہرت کو سنکر قریب کے قصبوں میں سے دیگر مریضوں کے وارثان ... [illegible] ... ہمارے پاس آئے ... [illegible] ... مریضوں کو ... [illegible] ... پھر بھی وہاں اکسیر شفا دیئے جانے پر ... [illegible] ... فیصدی ... [illegible] ... فیصدی ... [illegible] ... والے ۵۰ فیصدی بچ گئے ✦

پس جب یقینی طور پر معلوم ہو کہ انسان کی جان لاکھوں کروڑوں روپے خرچ

... [illegible] ...

فی الفور ہر ایک شخص کو ضرور بالضرور ہر وقت اپنے گھر میں موجود رکھنی چاہیئے

قیمت اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

غریبوں بیکسوں بیواؤں اور مفلسوں محتاجوں کو مفت فی سبیل اللہ ✦
اہل استطاعت سے صرف اسکی لاگت فی شیشی ۸ آنہ (۸) ۱۲ شیشی عہ چھ شیشی (۴) درجن شیشی (۵)

ملنے کا پتہ: مینیجر شفاخانہ حاج الحرمین الشریفین ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما لاہور

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینوالی مشہور دوائیں فاسفورس اگنشیا ڈامینا ملاکر یہہ گولیان بنتی ہیں +

سفوز رپٹھ ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوے رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی و بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رقت میان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتاہے ۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی سی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیں گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت ان کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اُسی خط کے اندر دس خوانڈ اور رئیسون کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے ۔ پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ و ضلع ضرور لکھئےگا

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ ۔ ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بجلی کے ساتھ کمزوری اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کرکے بہت کمزور ہوگئے اس برے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے ۔ اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے ۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں ۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتاہے یہہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتاہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کرلیتے ہیں ۔ اس خراب کام سے دل و دماغ ۔ جگر ۔ گردہ مثانہ ۔ خزانہ سب کے سب ضعیف ہوجاتے ہیں ۔ دھات کا اخراج شروع ہو جاتاہے دل کمزور ہوکر دھڑکنے لگ جاتاہے ۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے ۔ ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتاہے ۔ آنکھوں کی کمزوری ۔ چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہوجاتاہے کہ ذراسی آواز سے دل ہل جاتاہے ۔ انسان حیران و پریشان اکثر رہاکرتاہے معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہاکرتی ہے ۔ غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جنکو بیچارہ بیمار ہی جانتاہے ۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیاہے بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے ہمنے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۲ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کرچکے ہیں +

ہمنے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا ۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتاہے ۔ جو بجلی کا سا ہی کام دیتاہے ۔ اور اس سے رگوں کا سرد پانی نکل جاتاہے پھر ایک اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتاہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہوجاتے ہیں ۔ اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے ۔ اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے ۔ سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلاء ۱ ۔ طلاء ۲ مالش کرنے والا اور حبوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے ہر تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلاکر علاج کراوے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس معہ پانچ روپیہ روزانہ ارسال کردے ۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ سومیائی فوری کھالیں تاکہ چربی اور طاقت بڑھجاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک سومیائی عہ ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصولڈاک +

(نوٹ) آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیان" وغیرہ اشتہار دینا شروع کردیاہے ۔ اُن کے دھوکے سے بچنا چاہیئے +

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتاہے +

باہر سے آنے والوں کی رہایش کا خاطرخواہ انتظام کیا جاتاہے +

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سندیافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا ابیل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصولڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ؞

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا بھی کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور انکی جھلی کا زخم اور آن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اس لئے ہر کسی کو اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ؞

راقم ڈاکٹر ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ؞

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ؞

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی ایس آئی سابق ڈویژنل سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ؞

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم بیٹے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں ؞

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب لیسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم لوہارو

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں ؞

راقم راو معاکشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران ؞

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ؞

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۵ء سے جمع کیا گیا ہے ؞

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و مہتمم نورافشان ساکن پہلو کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام وائیلی برادرس کے چھپا